سوال

(133) مسجد میں نمازِ عید پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں عام طور پر آج مساجد میں ہی عید پڑھنے کا رواج چل نکلا ہے، جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کھلے میدان میں عید پڑھاتے تھے کیا مسجد میں عید پڑھنے کی گنجائش ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دائمی معمول یہی تھا کہ آپ عیدین کی نماز عید گاہ میں پڑھاتے تھے جو مسجد نبوی سے ہزار فٹ دور کھلے میدان میں واقع تھی۔ [فتح الباری، ص:۵۷۹ج۲]

اوروہ بقیع کے پاس تھی۔ [صحیح بخاری، العیدین:۹۷۶]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ کی طرف باہر نکلتے تھے۔ [صحیح بخاری، الجمعہ:۹۵۶]

لیکن اگر کوئی عذر ہو تو باہر کھلے میدان کے بجائے مسجد میں نماز عید ادا کی جاسکتی ہے۔ اصول فقہ کا ایک قاعدہ ہے کہ ضروریات، ممنوع کاموں کو مباح بنادیتی ہیں، اس لئے کسی معقول عذر کی بنا پر مسجد میں نماز عید ادا کی جاسکتی ہیں، اس سلسلہ میں ایک حدیث بھی بیان کی جاتی ہے کہ ایک دفعہ عید کے موقع پر لوگوں کو بارش نے آلیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نماز عید مسجد میں پڑھادی۔ [ابوداؤد، الصلوۃ:۱۱۶۰]

یہ روایت ضعیف ہے، لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے موقوفاً ایک روایت ہے کہ بارش ہوجائے تو مسجد میں نماز عید پڑھی جاسکتی ہے۔ [بیہقی، ص:۳۱۰، ج۳]

دیہاتوں میں تو ایسا ممکن ہے کہ باہر کھلے میدان میں نماز عید پڑھ لی جائے لیکن شہری آبادی میں پارک وغیرہ اتنی تعداد میں دستیاب نہیں ہوسکتے کہ نماز عید وہاں ادا کی جاسکے، اس لئے عدم دستیابی کی صورت میں مسجد میں نماز پڑھ لینے کا جواز ہے، اگرچہ افضل یہ ہے کسی گراونڈ یا پارک میں نماز عید گاہ کا اہتمام کیا جائے، جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اگر کھلے میدان میں پڑھنے کا عمل سنت نہ ہوتا تو میں مسجد میں نماز عید پڑھ لیتا۔'' [مصنف ابن ابی شیبہ، ص:۱۸۵، ج۲]

اس کے متعلق امام شافعی رحمہ اللہ کا موقف یہ ہے کہ اگر علاقہ کی مسجد ہی وسیع اور کشادہ ہو تو مسجد میں پڑھنا افضل ہے کیونکہ اصل مقصود خواتین و حضرات کا اجتماع ہے اگر وہ مسجد میں ہوسکتا ہے تو باہر نکلنے کی ضرورت نہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عمل پر مداومت فرمائی ہے، اس لئے باہر کھلے میدان میں نکلنا ہی افضل ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:169